

## 220838 - فلک بوس عمارتوں میں رہائش پذیر افراد کب روزہ افطار کریں گے؟

### سوال

سوال: اگر کوئی شخص دبئی کے 160 منزلہ خلیفہ ٹاور میں رہائش پذیر ہے تو وہ شہر میں ہونے والی مغرب کی اذان کے مطابق ہی روزہ افطار کرے گا یا اس کیلئے کوئی خاص حکم ہے؟-

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

### اول:

شریعت مطہرہ نے روزہ مکمل ہونے کی بہت ہی واضح علامت مقرر فرما دی ہیں اور وہ یہ ہے کہ افق میں سورج غروب ہو جائے۔

چنانچہ جس وقت سورج غروب ہو جائے تو روزے دار کیلئے روزہ کھولنا جائز ہو گا؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

( ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ )

ترجمہ: پھر تم رات تک روزہ مکمل کرو۔ [البقرة:187]

اور رات کی ابتدا سورج غروب ہونے سے شروع ہوتی ہے، جیسے کہ اس بارے میں تفصیلی بیان سوال نمبر: (110407) کے جواب میں پہلے گزر چکا ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (جب رات اس جانب سے [یعنی: مشرق سے] آ جائے اور دن اس جانب سے [یعنی: مغرب سے] چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار کا روزہ کھل گیا)

بخاری: (1954) مسلم: (1100)

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"تمام مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ سورج کے غروب ہونے سے روزہ مکمل ہو جاتا ہے" انتہی

"المجموع شرح المہذب" (6/304)

یہاں سورج غروب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ: سورج کی ٹکیا بالکل چھپ جائے، تاہم سورج غروب ہونے کے بعد افق میں باقی رہ جانے والی سرخی کا کوئی اعتبار نہیں ہے، چنانچہ جیسے ہی سورج کی ٹکیا مکمل طور پر غائب ہو

جائے تو اس کیلئے روزہ افطار کرنا جائز ہو جائے گا۔

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ محض سورج کی ٹکیا غائب ہونے سے ہی مغرب کی نماز کا وقت شروع ہو جائے گا اسی طرح روزے دار افطاری بھی کر سکے گا، اس بارے میں اہل علم کا اجماع ہے، ابن منذر وغیرہ نے اس اجماع کو نقل کیا ہے۔

ہمارے شافعی اور دیگر فقہائے کرام کا کہنا ہے کہ: نظروں سے سورج اوجھل اور غروب ہونے کے بعد آسمان پر موجود سرخی کا کوئی اعتبار نہیں ہے " انتہی " فتح الباری " (4/352) معمولی تبدیلی کے ساتھ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"جس وقت سورج کی ٹکیا غائب ہو جائے تو اس وقت روزے دار روزہ کھول سکتا ہے، نماز سے ممانعت کا وقت ختم ہو جاتا ہے، نیز افق میں پائی جانے والی شدید سرخی کی وجہ سے احکام میں کوئی تبدیلی رونما نہیں ہوگی " انتہی " شرح عمدۃ الفقہ " ( ص: 169 )

دوم:

یہ بات مسلمہ ہے کہ سورج غروب ہونے کا وقت ایک جگہ سے دوسری جگہ پر مختلف ہوتا ہے، اسی طرح ایک ہی جگہ پر بھی سورج غروب ہونے کا وقت الگ ہو سکتا ہے بایں طور کہ ایک شخص بلندی پر ہو اور دوسرا نیچے ہو۔

اور چونکہ شریعت میں روزہ افطار کرنے کا وقت سورج کی ٹکیا کے غائب ہونے سے تعلق رکھتا ہے اس لیے ہر شخص کیلئے اسی جگہ کی مناسبت سے حکم ہو گا جہاں وہ سورج غروب ہونے کے وقت موجود تھا، چنانچہ جب تک اس کی جگہ سے سورج غروب نہ ہو جائے تو افطاری مت کرے، چاہے کسی اور جگہ سورج غروب ہو یا نہ ہو۔

لہذا اگر کوئی شخص فلک بوس عمارتوں میں رہتا ہے وہ اس وقت تک روزہ افطار نہ کرے جب تک اس کی نظر کے اعتبار سے سورج غروب نہ ہو جائے، نیز وہ روزہ افطار کرنے میں سطح زمین پر رہائش پذیر لوگوں کے ساتھ نہیں ہوگا۔

فخر الدین زیلعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"بیان کیا جاتا ہے کہ فقیہ ابو موسیٰ ضریر جو کہ صاحب "مختصر" بھی ہیں، جب وہ اسکندریہ آئے تو ان سے اسکندریہ کے مینار پر چڑھنے والے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اسے سطح زمین پر موجود لوگوں کی بہ نسبت کافی دیر تک سورج نظر آتا ہے تو کیا اس کیلئے لوگوں کے ساتھ روزہ کھولنا جائز ہے؟

تو انہوں نے کہا: جائز نہیں ہے، البتہ نیچے رہنے والے لوگ روزہ افطار کر لیں گے؛ کیونکہ ہر شخص کو اس کی اپنی حالت کے مطابق حکم دیا گیا ہے " انتہی  
" تبیین الحقائق " (1/321)

اسی طرح ابن عابدین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"فیض میں ہے کہ: اگر کوئی شخص بلند جگہ پر ہو جیسے کہ اسکندریہ کا مینار ہے تو وہ اس وقت تک روزہ افطار نہیں کریگا جب تک اس کی نظر کے مطابق سورج غروب نہ ہو جائے، البتہ شہر کے رہائشی اس سے پہلے روزہ افطار کر سکتے ہیں بشرطیکہ ان کی نظروں سے بھی سورج کی ٹکیا غائب ہو جائے، سورج یا صبح صادق کے طلوع ہونے سے متعلق نماز فجر یا سحری کا بھی اسی طرح حکم ہوگا " انتہی  
" حاشیہ ابن عابدین " (2/420)

اسی طرح محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"فقہی کتب میں یہ بات موجود ہے کہ: دو افراد میں سے ایک مینار پر ہو اور اسے سورج نظر آ رہا ہو، جبکہ دوسرا شخص سطح زمین پر اور اس کی نظروں سے سورج غائب ہو چکا ہو تو دوسرا شخص روزہ افطار کر سکتا ہے، پہلا شخص نہیں کر سکتا " انتہی  
" فیض الباری " (3/355)

اسی طرح دائمی فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ: (10/297) میں ہے کہ:

"ہر روزہ دار کیلئے اسی جگہ کے اعتبار سے حکم ہو گا جہاں پر وہ موجود ہے، چاہے وہ سطح زمین پر ہو یا فضا میں کسی جہاز پر ہو " انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"پہاڑوں، میدانی علاقوں اور فلک بوس عمارتوں میں رہنے والے لوگوں میں سے ہر ایک کا الگ الگ حکم ہے، چنانچہ جس شخص کی نظروں سے سورج کی ٹکیا افق میں غائب ہو گئی تو وہ روزہ کھول سکتا ہے، وگرنہ نہیں " انتہی  
" الشرح الممتع " (398 /6)

انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ:

"اگر مؤذن اذان دے رہا ہو اور آپ کسی بلند جگہ پر سورج دیکھ رہے ہوں تو روزہ افطار مت کریں " انتہی  
" اللفاء الشہری " (22 /41) مکتبہ شاملہ کی خود کار ترتیب کے مطابق

نیز بالکل یہی معاملہ جہازوں میں سوار مسافروں کا ہے، وہ اس وقت تک روزہ افطار نہیں کریں گے جب تک ان کے مطابق سورج غروب نہ ہو جائے۔

دائمى فتوى كمىٲى كے علمائے كرام كہتے هیں:

"اگر كوئى روزہ دار جہاز ميں سوار ہو اور اپنى گھڑى يا ٲيليفون كے ذريعے قريب ترين شہر كے بارے ميں اسے علم ہو جائے كہ وہاں روزہ افطار ہو گيا ہے ، ليكن چونكہ وہ بلندی پر ہے اس ليے اسے سورج ابهى نظر آ رہا ہے تو وہ شخص روزہ نہيں كھول سكتا؛ كيونكہ اللہ تعالٰى كا فرمان ہے:

( ثُمَّ أَتَمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ )

ترجمہ: پھر تم رات تك روزہ مكمل كرو۔ [البقرة:187]

جبكہ اس مسافر كے ليے ابهى تك رات شروع ہى نہيں ہوئى كيونكہ وہ سورج كو ابهى تك ديكھ رہا ہے " انتہى  
" فتاوى اللجنة الدائمة " (10 / 137)

اسى طرح شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے پوچھا گيا كہ:

"ماہ رمضان ميں ہم سفر كرتے هیں اور ہم دورانِ سفر روزہ بھى ركھ ليتے هیں ، اس حالت ميں بسا اوقات فضا ميں ہى رات ہو جاتى ہے، تو كيا ہم فضا ميں جس وقت اپنے سامنے سورج كى ٲكيا غائب ہوتى ديكھيں تو كيا ہم روزہ كھول ليں؟ يا پھر ہم ميں اسى علاقے كے وقت كا خيال كرنا ہوگا جس كے اوپر سے ہم اس وقت گزر رہے هیں؟"

تو انہوں نے جواب ديا كہ:

"جس وقت آپ يہ ديكھ لو كہ سورج غروب ہو گيا ہے تو روزہ افطار كر ليں؛ كيونكہ آپ صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے كہ: (جب رات اس جانب سے آ جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزے دار اپنا روزہ كھول ليں)" انتہى  
" مجموع فتاوى و رسائل العثيمين " (15/437)

مزيد كيلیے آپ سوال نمبر: (106475) كا مطالعہ كريں۔

خلاصہ يہ ہے كہ:

بلند و بالا عمارتوں ميں رہنے والے افراد سطح زمين اور جس بلندی پر وہ رہائش پذير هیں ان دونوں جگہوں كے بارے ميں سورج غروب ہونے كے وقت ميں فرق كا خيال كريں۔

چنانچہ اس بارے ميں دبئى كى محكمہ مذہبى امور اور افتاء كى جانب سے يہ اعلامیہ جارى كيا گيا ہے كہ:

"160 منزلہ برج خليفہ ميں رہائش پذير لوگ رمضان ميں قدرے تاخير سے روزہ افطار كريں، چنانچہ 80 سے ليكر 150 منزلوں تك كے رہائشى لوگ مغرب كى اذان سے دو منٹ كى تاخير كے ساتھ روزہ افطار كريں گے۔

جبكہ 150 ويں منزل سے بھى اوپر رہنے والے لوگوں كيلیے اذان مغرب و عشا كے مقررہ وقت سے تين منٹ تاخير كے ساتھ ان نمازوں كا وقت ہو گا۔

جبکہ 80 ویں منزل سے نیچے رہنے والے لوگوں کیلئے مساجد کی اذان کے مطابق مغرب کا وقت ہوگا"  
مزید تفصیلات کیلئے درج ذیل ربط پر جائیں:

<http://www.emaratalyoum.com/local-section/other/2011-08-06-1.414355>

یا پھر اس لنک پر جائیں:

[http://www.aleqt.com/2011/08/06/article\\_566738.html](http://www.aleqt.com/2011/08/06/article_566738.html)

واللہ اعلم.